بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 26 / جون 2004 بمطابق 7 جمادی الاوّل 1425 ہجری بروز ہفتہ بوقت صبح گیارہ بجکر بیس منٹ پر زیر صدارت جناب اسپیکر الحاج جمال شاہ کاکڑ بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

مولانا عبدالمالک

اَعُوذُ بِا اللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيُم

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیُ عَنِّیُ فَاِنِّیُ قَرِيبٌ ط اُجِيبُ دَعُوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلۡيَسۡتَجِيبُوُا لِیُ وَ لۡيُؤۡمِنُوُا بِیُ لَعَلَّهُمۡ يَرۡشِدُوۡنَ oصَدَ قَ اللّٰهُ الۡعَظِيۡم۔(سورہ بقرہ آیت نمبر۱۸۶)

ترجمہ: اور (اے پیغمبر) جب میرا کوئی بندہ میری نسبت تم سے دریافت کرے (کہ کیونکر مجھ تک پہنچ سکتا ہے! تو تم اسے بتلا دو کہ میں) تو اس کے پاس ہوں، جب وہ پکارتا ہے، تو میں اس کی پکار سنتا اور اسے قبول کرتا ہوں پس (اگر وہ واقعی میری طلب رکھتے ہیں تو) چاہئے کہ میری پکار کا جواب دیں، اور مجھ پر ایمان لائے۔ تاکہ حصول مقصد میں کامیاب ہوں۔

جناب اسپیکر: سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

محمد خان مینگل (سیکرٹری اسمبلی): آج متعدد محترم وزراء اور معزز ممبران اسمبلی صاحبان نے بوجہ مصروفیات ذاتی وسرکاری وجوہ کی بناء پر رخصت کی درخواستیں دی ہیں ۔ نوابزادہ بالاچ خان مری، حافظ حسین احمد شرودی وزیر بلدیات، میر امان اللہ نوتیزئی وزیر ایکسائز ٹیکسیشن، محترمہ پروین مگسی وزیر سماجی بہبود نے آج کیلئے رخصت کی درخواستیں دی ہیں۔ اسکے علاوہ مولوی عبدالرحیم بازئی وزیر بلوچستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے بھی رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ھے کہ آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟ (رخصت منظور ہوئی)

جناب اسپیکر: جن اراکین اسمبلی نے میزانیہ بابت سال 2003-4 پر عام بحث کیلئے اپنے ناموں کا اندارج کرایا ھے۔ان کے نام بالترتیب پکارے جائیں گے ۔ وہ ضمنی مزانیہ پرعام بحث کریں گے۔ہر رکن اسمبلی کوتقریر کیلئے پانچ منٹ دیئے جائیں گے تاہم قائدایوان،قائدحزب اختلاف وزیرخزانہ پندرہ منٹ تک تقریر کرنے کے مجاز ہونگے۔

جناب اسپیکر: بسنت لال گلشن!

بسنت لال گلشن: جناب اسپیکر! میں نے اپنا نام نئے بجٹ سال 2004-5 کے لئے دیا تھا ۔

جناب اسپیکر: اس بجٹ پر کوئی اور بولنا چاہے۔امبروز جان فرانسس۔اس وقت اورکوئی بولنے والا نہیں ھے۔او کے۔ضمنی مطالبات زرمیزانیہ 4 -2003 ءپررائے شماری ہوگی۔وزیرخزانہ مطالبات زرپیش کریں۔

سیداحسان شاہ (وزیرخزانہ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ایک کروڑ ۸۹لاکھ ۹۹ ہزار۳سو ۴۷روپے سے متجاوز نہ ہووزیر اعلی کوان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰رجون۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد "جنرل ایڈمنسٹریشن بشمول آرگنزآف اسٹیٹ فیسکل ایڈمنسٹریشن،اکنامکس ریگولیشن سٹیٹس وپلیسٹی اورانفارمیشن "برداشت کرنے پڑہیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک کروڑ ۸۹لاکھ ۹۹ ہزار۳سو ۴۷روپے سے متجاوز نہ ہووزیر اعلی کوان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰رجون۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد "جنرل ایڈمنسٹریشن بشمول آرگنزآف اسٹیٹ فیسکل ایڈمنسٹریشن،اکنامکس ریگولیشن سٹیٹس وپلیسٹی اورانفارمیشن "برداشت کرنے پڑہیں گے۔

سردارمحمداعظم موسیٰ خیل: جناب اسپیکرصاحب! جیسا کہ آپ کومعلوم ھے کہ وفاق نےPSDP میں ہمارے غریب صوبے کونظرانداز کیا گیا ہے۔اوریہاں پربھی PSDP نہیں ہے۔یہ صرف منسٹروں تک محدود ہے۔اوراپوزیشن کے تمام حلقوں کو نظرانداز کیا گیا ہے۔جناب اسپیکرصاحب! اس PSDP میں تعصب،نفرت،اورنظراندازی سب کچھ شامل ھے۔جناب اسپیکر!ہمارے غریب حلقے کودیکھیں۔جناب اسپیکرآپ پنجگورکولے لیں مثال کے طور پرڈسٹرکٹ موسیٰ خیل کولے لیں انکے جو

نمائندے ہیں ان کا مکمل تعلق حزب اختلاف سے ہے اس میں ٹریژری والوں کی کوئی نمائندگی نہیں تک نہیں ہے۔ان دو حلقوں کا توستیاناس کردیا گیا ہے۔جناب اسپیکر! آپ ڈوزر ہاور کو لے لیں۔جناب! ۱۵ ہزار ڈوزر ہاور۔۔۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: جناب عبدالرحیم صاحب آپ تشریف رکھیں سردار محمد اعظم موسیٰ خیل بول رہے ہیں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: ۵ ہزار ٹریکٹر ہاور اور ۱۵ ہزار ڈوزر ہاور کے جناب اسپیکر آپکے کھاتے میں جمع ہوئے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ آپکا رویہ اور سابق رویہ جو ہمارے ساتھ رہا ہے اس میں بھی کچھ فرق آیا ہوا ہے۔جناب اسپیکر صاحب! آپ نے اسٹیمنٹ دی ہے کہ اسمبلی ہال نہیں تھا سینما گھر تھا۔ بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔آپ نے غیر پارلیمانی اخباری بیان ایشو کیا ہے۔جناب اسپیکر! یہ اپوزیشن کا کمال ہے کہ ایک سال چھ ماہ میں جو کارروائی ہم نے کی ہے جناب! اس اسمبلی کو ہم نے چلایا ہے۔یہ ہماری ہمت ہے اسے ہم نے اپنی پارلیمانی روایات کے حوالے سے چلایا ہے۔

جناب اسپیکر: سردار صاحب! اگلے اجلاس میں آپ اپنی تقریر میں ساری باتوں کی نشاندہی کریں۔ اس وقت آپ تقریر نہ کریں۔آپ کو تقریر کا موقع دیا جائیگا ۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب والا ! میں پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہوں۔

جناب اسپیکر: آپ پوائنٹ آف آرڈر پر تقریر نہیں کر سکتے ہیں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب والا! ہم تقریر کریں گے۔

جناب اسپیکر: آپ پوائنٹ آف آرڈر پر تقریر نہیں کریں گے۔آپکو تقریر کا مکمل ٹائم دیا جائیگا۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب آپ میری گزارش سنیں یہ ہمارا حق ہے ہم بولیں گے۔ہم نمائندہ ہیں۔ہماری حیثیت کسی سے کم نہیں ہے۔ہم ایسے نمائندے ہیں کہ ہم صاف ستھری نمائندگی کر رہے ہیں۔ہماری نمائندگی میں کوئی خلاء نہیں ہے۔ہماری نمائندگی میں پرسنٹیج حاصل کرنیکی بات نہیں ہے۔ جناب اسپیکر ! آپ کے احسان شاہ صاحب نے۔۔۔۔۔۔۔۔

(مائیک بند)

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): جناب والا !محترم دوست سے گزارش ہے کہ آپ ڈسٹرکوں کو بھی دیکھیں ،آبادی کو بھی دیکھیں اور کس ڈسٹرکٹ میں کتنے اسکول ہیں۔کہاں پر کتنی ضرورت ہے اگر

ایک جگہ دو پوسٹوں سے زیادہ گنجائش نہیں ہے اور یہ کہاں جائیں۔ کہ ایریا کی بنیاد پر پوسٹیں تقسیم کی جائیں۔

جناب اسپیکر: سردار محمد اعظم صاحب آپ ''ارادہ'' ایوان کی کارروائی میں خلل ڈالنے کے عمل سے ایوان کا تقدس اور وقار پامال کرنے کے مرتکب ہورہے ہیں لہٰذا اس سے پہلے کہ میں اپنے اختیارات بروئے کارلاتے ہوئے آپ کی رکنیت اسمبلی سے معطل کردوں میں آپکو تنبیہ کرتا ہوں کہ آپ اپنا یہ جارحانہ رویہ درست کریں۔اور پارلیمانی آداب برقرار رکھیں (تالیاں اور ڈیسک بجائے گئے)

کچکول علی ایڈووکیٹ: ہم اپنی پارٹی کے لوگوں سے کہیں گے چار پانچ ہماری نیشنل پارٹی سے جو یہاں آئے ہیں۔

جناب اسپیکر: کچکول علی !جناب سنیں۔کچکول علی آپ کو اجازت ہے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ: جناب! ڈان نے کیا کہا؟ آپ ڈان اخبار پڑھیں اس نے آپ کے بجٹ کے حوالے سے کیا کہا ہے۔

جناب اسپیکر: آپ شور کررہے ہیں۔آپ پڑھیں۔اگر آپ شور کرنا چاہتے ہیں تو باہر کریں ۔

کچکول علی ایڈووکیٹ: ہمارے لیڈروں کے وارنٹ تو پہلے سے ہی جاری ہے۔سر! آپ جو بھی کرتے ہیں کریں ۔

جناب اسپیکر: آپ تشریف رکھیں کچکول علی بات سنیں ۔آپ پارلیمانی آداب کے اندر بات کریں۔سب کو بات کرنے کا موقع دیں گے۔لیکن جوحشر آپ نے اس ہاؤس کا کیا ہے۔ میں آئندہ یہ نہیں کرنے دونگا اور اور سوال ہی نہیں پیدا ہوتا ہے۔کچکول علی صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ: جناب والا !ہم بھی اس طرح نہیں کرنے دیں گے ہم قانون کے تحت اور رولز آف بزنس کے تحت بات کررہے ہیں ۔

جناب اسپیکر: جناب! آپ طریقے سے بات کریں یہ بات آپ کی جائز ہے۔ لیکن میں آپ سے ڈکٹیشن نہیں لونگا ۔ تشریف رکھیں ۔ میں آپ کو وارننگ دیتا ہوں آپ تشریف رکھیں۔بس نہیں۔سب کو تقریر کا موقع ملے گا۔بجٹ پر مکمل تقریریں ہونگی۔لیکن اس طریقہ

سےنہیں۔ جوآپ کہیں گے (شور ممبران کے شور کی آوازیں)
آپ نے بجٹ کو کہاں پڑھا ہے؟آپ نے بجٹ کو پڑھا نہیں۔ آپ نے بجٹ کی کتاب پڑھنے سے پہلے پھاڑ دی۔ کوئی طریقہ ہے۔آپ بجٹ کو پڑھتے سنتے اور پھر آپ جوفیصلہ کرتے۔آپ نے جمہوریت کی کونسی عزت رکھی ہے(آپس میں باتیں اور شور)

جناب اسپیکر :آپ ابھی تشریف رکھیں - ایک ایک بولے کچکول علی صاحب۔

(شور آپس میں باتیں)

سیداحسان شاہ(وزیرخزانہ): جناب اسپیکر!گزارش ہےجس طرح چل رہے تھے۔آپ ایجنڈا پر آئیں۔

جناب اسپیکر: کچکول علی صاحب!آپ تشریف رکھیں اورجمہوری انداز میں بات کریں۔ آپ نے جمہوریت کا بیڑاغرق کیا ہے۔آپ تشریف رکھیں جی او کے ۔جناب عبدالرحیم صاحب آپ تشریف رکھیں ۔لانگوصاحب تشریف رکھیں ۔ جب تک آپ پارلیمانی آداب پر نہیں آئیں گے۔آپ پارلیمانی آداب کے اندر آجائیں۔ (آوازیں) نہیں عبدالرحیم صاحب آپ کو موقع دیں گے آپ ابھی تشریف رکھیں۔آپ کو مکمل موقع دیں گے۔آپ بات سنیں آپ مجھے سنیں۔ ہمارے پاس دن پڑے ہیں آپ کو بولنے کا موقع ملے گا آپ صحیح روٹ پر آجائیں۔(آپس میں باتیں) (جاری)

(شور۔شور۔مداخلتیں۔مائیک بند) کئی ممبران بہ یک وقت ایک ساتھ بولتے رہے۔

سیداحسان شاہ(وزیرخزانہ):جناب اسپیکر!آپ ایجنڈے پرچل رہے تھے آپ ایجنڈے پرآجائیں۔

(کچکول علی ایڈووکیٹ کا مائیک بند۔لیکن وہ برابر بولتے رہے)

جناب اسپیکر: کچکول صاحب!آپ بیٹھیں آپ جمہوری انداز میں بات کریں۔آپ نے جمہوریت کا بیڑہ غرق کیا آپ تشریف رکھیں۔

(اپوزیشن نے ڈیسک زورزور سے بجانے شروع کئے)

جناب اسپیکر: آپ تشریف رکھیں۔او کے۔رحیم صاحب سوال ہی پیدانہیں ہوتا ہے۔تشریف رکھیں ۔ لانگوصاحب تشریف رکھیں جب تک آپ لوگ پارلیمانی انداز پرنہیں آئیں گے۔رحیم صاحب ابھی

آپ کومکمل موقع دیں گے آپ تشریف رکھیں بات سنیں مجھے ایک دفعہ سنیں ہمارے ساتھ کافی دن پڑے ہوئے ہیں آپ کو ہر بجٹ پر پی ایس ڈی پی پر بھی پورا بولنے کا موقع ملے گا مگر صحیح روٹ پر آ جائیں۔

عبدالرحیم زیارتوال: جناب آپ کسٹوڈین ہیں۔۔۔۔۔۔۔جناب اسپیکر! میں کدھر کسٹوڈین ہوں۔ آپ نے حشر دیکھا ہے۔(مائیک بند)

جناب اسپیکر: رحیم صاحب! خدا کے لئے ایک بات سنجیدگی سے سنیں جو آپ کہہ رہے ہیں آپ بھی اپنے آپ کو قبائلی روایات کا پابند بناؤ۔اٹھارہ مہینے میں اس اسمبلی میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جو اس فلور پر نہیں ہوئی ہے موقع سب کو دیا گیا ہے مکمل آزادی دی لیکن دیکھو آپ لوگوں نے جس اسمبلی کا نقل کیا ہے۔ اب اس اسمبلی کا ماحول بہت خراب کیا ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال:۔۔۔۔۔۔۔(مائیک بند)

جناب اسپیکر: تو بات کریں آپ تو بات کرنے نہیں دیتے ہیں۔

عبدالرحیم زیارتوال: جب آپ نہیں سنیں گے تو کیا ہوگا۔

جناب اسپیکر: ایک آدمی بات کرے۔جی گیلو صاحب خاموش۔آپ تو تشریف رکھیں۔

(محمد عاصم کرد گیلو کھڑے ہوئے اور بولتے رہے۔مائیک بند)

جناب اسپیکر: تشریف رکھیں آپ نہ بولیں۔رحیم صاحب آپ کی بات صحیح ہے آپ سنیں۔ (پشتو کی کہاوت) پیش کی۔آپ بات کریں۔

عبدالرحیم زیارتوال: ہماری جدوجہد ہے۔

جناب اسپیکر: آپ جدوجہد کریں میں آپ کے ساتھ ہوں۔

عبدالرحیم زیارتوال: پشتو میں بات کی۔

جناب اسپیکر: او کے۔مولانا صاحب! تشریف رکھیں ابھی چار کھڑے ہیں آپ تشریف رکھیں۔او کے کچکول صاحب اور زیارتوال صاحب سنیں۔انتہائی دکھ کی بات ہے میں بے حد آپ کا احترام کرتا ہوں ابھی بھی وقت ہے پی ایس ڈی پی ہے جو بجٹ ہے اس پر اب وقت ہے مکمل بات کرنے کا وقت ہے۔ آپ ذرا اس اخباری سرخیاں بنانے کے چکر میں نہ پڑیں۔آپ ذرتشریف رکھیں۔

(ایوان میں شور۔مداخلتیں)

جناب اسپیکر: اوراب آخری بات یہ ہے کہ اس دن احتجاج آپ کا حق تھا لیکن اگر آپ اپنی جگہوں پر کھڑے ہوتے ۔ جو آپ بھی کرتے وہاں ٹھیک تھا لیکن جو آپ نے گھیراؤ کیا کمرے کے سامنے یہ بالکل صحیح نہیں تھا میں اب بھی کہتا ہوں لیکن ------۔

کچکول علی ایڈووکیٹ: یہ اسلام آباد میں ہورہا ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں ہم اپنی اسمبلی کی بات کررہے ہیں۔ہم بلوچستان کی بات کررہے ہیں۔

عبدالرحیم زیارتوال: یہ جمہوریت ہے۔

جناب اسپیکر: بالکل جمہوری انداز پر آجائیں۔اوکے (شور، مداخلتیں) اب کارروائی کو چلنے دیں۔

عبدالرحیم زیارتوال: میں آپ کے توسط سے عرض کرنا چاہتا ہوں جناب! اگر ٹریژری بنچز اب ہمارے ساتھ بیٹھنے کے لئے تیار ہیں اور پی ایس ڈی پی پر بات کرتے ہیں اور فیزبلٹی بناتے ہیں ہر حلقے میں برابری سے مساوات سے اسکیمات رکھتے ہیں تو ہم کارروائی میں حصہ لینے کے لئے تیار ہیں۔آپ دیکھیں کے ایک منسٹر کے قلات میں تین روڈ ہیں باقی کے نہیں ہیں یہ غلط ہے جناب اسپیکر! ہم ان کے ساتھ بیٹھتے ہیں بات کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: اوکے۔ میرے خیال میں ایسا کرتے ہیں لانگو صاحب آپ جذباتی نہ بنیں۔آپ ذرا تشریف رکھیں۔ اوکے۔ شاہ صاحب اور مولانا واسع صاحب میرے خیال میں ہاؤس بزنس کمیٹی بھی میں اناونس کرتا ہوں ہر پارٹی اپنا ایک ایک نمائندہ دے دے۔ہاؤس بزنس کمیٹی جیسے نیشنل اسمبلی میں ہے ہاؤس بزنس کمیٹی ہرسیشن سے پہلے صبح وہ روزانہ کی کارروائی پر وہ میٹنگ کرے گی۔اسی طریقے سے کارروائی چلے گی اگر آپ نے اس ہاؤس کو چلانا ہے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ: جناب اسپیکر! پی ایس ڈی پی پر کمیٹی بنادیں۔

جناب اسپیکر: پی ایس ڈی پی پر نہیں۔ہاؤس بزنس کمیٹی۔

کچکول علی ایڈووکیٹ: کمیٹی بنائیں پی ایس ڈی پی کو سرجری کریں ۔

(مائیک بند۔شور)

شفیق احمد خان: پی ایس ڈی پی کمیٹی بنائیں اس کے بغیر مسئلہ حل نہیں ہوگا۔

عبدالرحیم زیارتوال: (شور۔مائیک بند) کئی ممبر ایک ساتھ بولتے رہے۔

جناب اسپیکر: جی لانگو صاحب!

اختر حسین لانگو: جناب اسپیکر! اس مسئلے پر میں پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا تھا ابھی کل کے اخبار میں دیکھیں اور آج کے اخبار میں بھی چھپا ہے کہ ہماری پارٹی کے سربراہ سردار محمد اختر مینگل، روف مینگل اور ثناء بلوچ ہمارے سابق سینیٹر ہماری پارٹی کے سیکرٹری جنرل حبیب جالب اور بی ایس او کے ورکروں کے خلاف مقدمات درج ہوئے غداری کے جلسہ کرنے پر۔ آپ کہتے ہیں کہ ملک میں جمہوریت ہے جمہوری روایات ہیں جناب اسپیکر! جلسہ جلوس یہ جمہوریت کا ایک حصہ ہے۔ اگر آپ ان پر ہمارے اوپر قدغن لگا دیں گے۔ پابندی لگا دیں گے وہ جلسہ کرنے پر ہم غدار ہو جاتے ہیں تو جناب اسپیکر! یہ نہیں ہوگا۔

جناب اسپیکر: لانگو صاحب! یہ بات آپ کی صحیح ہے میں نے یہ بات یہاں نہیں کی ہے میں صرف ہاؤس کی بات کرر ہا ہوں یہ ہاؤس ہے اسی کام کے لئے کہ جو بھی مسائل آپ کے ہوں آپ یہاں بیان کریں لیکن وہ صرف پرسوں والی بات کے بارے میں میں ذرا پریشان ہوں کہ آپ لوگوں نے جو کیا تھا صحیح نہیں تھا آپ بات کرتے ہیں ہم چلاتے ہیں۔

اختر حسین لانگو: جناب! یہ ایک احتجاج کا طریقہ تھا جو ہمارے ساتھیوں نے کیا۔

جناب اسپیکر: رحمت صاحب! آپ بیٹھیں وہ بول رہا ہے۔

اختر حسین لانگو: جناب اسپیکر! اگر ہمیں اسمبلی فلور پر بولنے کی اجازت نہیں دی جاتی ہے اپنے مسائل کے اوپر۔ ہمیں سڑکوں پر نکلنا پڑے گا اور سڑکوں پر جب عوام نکل آتے ہیں تو آپ کو پتہ ہے پھر جمہوریت کس ڈگر پر چل پڑتی ہے۔ جناب اسپیکر! اس سے پہلے بھی ہمارے قائدین جیل میں تھے کل پرسوں وہ جیل سے رہا ہوئے ہیں۔ یہ جمہوریت نہیں ہے کل مولانا فضل الرحمٰن پر سندھ میں داخلے پر پابندی لگا دی گئی۔

جناب اسپیکر: لانگو صاحب سنیں۔ یہی آپ کو یہاں اجازت ہے کل والی حرکت آپ نہ کریں باقی تقاریر سٹرائیک جو بھی جمہوری انداز ہے وہ اپنائیں یہ آپ کا حق ہے۔

اختر حسین لانگو: ہم اس چیز کی نشاندہی کرر ہے ہیں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ: جناب اسپیکر! آپ کو بحیثیت جج یہ کہہ رہے ہیں یہاں ناانصافی ہو رہی ہے۔ عدم

مساوات ہو رہا ہے یہ آپ کی مقدس ذمہ داری ہے کہ آپ مساوات قائم کریں آپ ہمیں یہ نہیں کہیں بیٹھیں۔آپ انہیں کہیں کہ وہ ہمارے ساتھ بیٹھیں۔

جناب اسپیکر: او کے۔اب کارروائی ذرا آگے چلنے دیں۔ رات تک اجلاس چلے گا انشاءاللہ اس پر آئیں گے۔

اختر حسین لانگو: جناب اسپیکر! ہم حکومت کے رویہ کو آپ کے سامنے لا رہے ہیں۔۔۔۔

جناب اسپیکر: آپ کو موقع دیں گے آپ کو مکمل تقریر کا موقع دیں گے۔جی۔

اختر حسین لانگو: جناب!۔۔۔(شور۔مداخلت۔کئی اراکین ایک ساتھ بولتے رہے۔مائیک بند)

جناب اسپیکر: او کے۔جی ابھی ذرا کارروائی کو آگے بڑھاتے ہیں اجلاس شام تک چلے گا انشاءاللہ اُس پر آئیں گے۔۔۔(شور۔مائیک بند)

شفیق احمد خان: جب تک پی ایس ڈی پی پر بات نہیں ہوگی یہ معاملہ آگے نہیں چل سکتا۔

(شور۔مداخلت)

جناب اسپیکر: نہیں میں نے کب کہا کہ آپ ہمارے ساتھ بیٹھیں۔

شفیق احمد خان: آپ نے کہا ہے۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: میں نے تو نہیں کہا تھا۔۔۔(شور۔مداخلت)

کچکول علی ایڈووکیٹ: جناب والا! گزشتہ اسمبلی میں آپ نے رولنگ دی تھی کہ۔۔۔۔۔۔

(شور۔مداخلت۔مائیک بند)

جناب اسپیکر: آپ تشریف رکھیں۔وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر۲ پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): شکریہ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۵ کروڑ ۳ لاکھ ۱۳ ہزار ۵ سو ۱۵ روپے سے متجاوز نہ ہوں وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ رجنون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد ''محصولات'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۵ کروڑ ۳ لاکھ ۱۳ ہزار ۵ سو ۱۵ روپے سے متجاوز نہ ہوں وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ رجنون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد ''محصولات'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

مطالبہ زر نمبر۲ میں جناب جان محمد بلیدی صاحب نے تحریک تخفیفِ زر کا نوٹس دیا ہوا ہے وہ اپنی تحریک پیش کریں۔ جان محمد بلیدی صاحب!

جان محمد بلیدی: کوئی تحریک۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: محرک اپنی تحریک، مطالبہ پیش نہیں کرنا چاہتا ہے لہٰذا یہ تحریک غیر مؤثر ہوئی۔

مطالبہ زر نمبر۲ میں جناب محمد نسیم صاحب نے اپنی تحریک تخفیفِ زر کا نوٹس دیا ہے لہٰذا وہ بھی اپنی تحریک پیش کریں۔نسیم تریائی۔نسیم تریائی صاحب!

محرک اپنا مطالبہ پیش نہیں کرنا چاہتا ہے لہٰذا یہ تحریک غیر مؤثر ہوئی۔(شور۔مداخلت)

اَب سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر۲ کو اصلی حالت میں منظور کیا جائے؟

تحریک اکثریتی رائے سے منظور ہوئی لہٰذا مطالبہ زر نمبر۲ اصلی حالت میں منظور ہوا۔

(شو۔مداخلت۔۔۔اپوزیشن کا احتجاج۔مائیک بند)

جناب اسپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر۳ پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ جناب اسپیکر! میں دوستوں کی خدمت میں اگر مجھے اجازت دیں تو ایک منٹ کیلئے میں پورے اس ایوان کی خدمت میں گزارش کروں کہ یہ سپلیمنٹری جو پیش کی جارہی ہے جتنے اخراجات ہم نے اِس جاری سال کے دوران بتائے تھے یہ اُن سے۔۔۔۔

(مداخلت)۔آپ سُن تو لیں اسکے بعد آپ کو اجازت ہے کہ آپ بات کریں۔اُس سے یہ زیادہ نہیں ہیں بلکہ ایک ارب روپے کی بچت کی ہے۔لیکن یہ جو مطالبہ زر پیش کیا جارہا ہے مثلاً ایک مد میں دس کروڑ تھے سال کے دوران بارہ کی ضرورت پڑ گئی۔ایک میں جو کم تھے اُس میں زیادہ کی۔یہ تو اُن کے لئے ہے لیکن مجموعی طور پر اخراجات جتنے ہم نے جاری اخراجات بتائے تھے اُن سے ایک ارب کم خرچ کیئے۔یہ صرف اُن کی اطلاع کے لئے میں عرض کررہا ہوں۔(شور۔مداخلت)

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): مطالبہ زر نمبر۳۔ جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۷ لاکھ ۶۳ ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰/جون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد ''دیگر ٹیکسز و محصولات'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۷ لاکھ ۶۳ ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات

کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰/جون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد''دیگر ٹیکسز و محصولات'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ مطالبہ زر نمبر۳ منظور ہوا۔

(شور۔ مداخلت۔ کئی آوازیں شیم۔شیم۔شیم)

جناب اسپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر۴ پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۱۰۱لاکھ ۳۳ ہزار ۸ سو ۴۵ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰/جون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد''ایڈمنسٹریشن آف جسٹس'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۱۰۱لاکھ ۳۳ ہزار ۸ سو ۴۵ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰/ جون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد''ایڈمنسٹریشن آف جسٹس'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔لہٰذا مطالبہ زر نمبر چار منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر۵ پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۱۹کروڑ ۴۰ لاکھ ۱۶ ہزار ۴ سو ۱۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو سال مختتمہ ۳۰/جون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد''صوبائی پولیس'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۱۹کروڑ ۴۰ لاکھ ۱۶ ہزار ۴ سو ۱۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو سال مختتمہ ۳۰/ جون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد ''صوبائی پولیس'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: مطالبہ زر نمبر۵ پر جناب جان محمد بلیدی صاحب نے تحریکِ تخفیفِ زر کا نوٹس دیا ہوا ہے وہ اپنی تحریک پیش کریں۔ جان محمد بلیدی صاحب!۔۔۔(شور۔ مداخلت۔ مائیک بند)

جناب اسپیکر: محرک اپنا مطالبہ پیش نہیں کرنا چاہتا ہے لہٰذا یہ تحریک غیر مؤثر ہوئی۔

اب سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر۵ کو اصلی حالت میں منظور کیا جائے؟

تحریک اکثریتی رائے سے منظور ہوااور مطالبہ زرنمبر۵ اصلی حالت میں منظور ہوا۔

وزیرخزانہ مطالبہ زرنمبر۶ پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیرخزانہ): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۹ کروڑ ۷ ۹ لاکھ ۳ ہزار ایک سو ۲۵ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو سال مختتمہ ۳۰/جون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد ''لیویز'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۹ کروڑ ۷ ۹ لاکھ ۳ ہزار ایک سو ۲۵ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو سال مختتمہ ۳۰/جون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد ''لیویز'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی لہٰذا مطالبہ زرنمبر۶ منظور ہوا۔

وزیرخزانہ مطالبہ زرنمبر۷ پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیرخزانہ): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۳ کروڑ ۵۹ لاکھ ۷۷ ہزار ۳ سو ۵۳ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰/جون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد ''جیل خانہ جات اور تفتیشی مراکز'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۳ کروڑ ۵۹ لاکھ ۷۷ ہزار ۳ سو ۵۳ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰/جون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد ''جیل خانہ جات اور تفتیشی مراکز'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کی جائے؟ بھئی ہاتھ تو اُٹھائیں۔

(شور۔ مداخلت۔ مختلف آوازیں۔۔ مائیک بند)

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی لہٰذا مطالبہ نمبر۷ منظور ہوا۔

وزیرخزانہ مطالبہ زرنمبر۸ پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیرخزانہ): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۷ لاکھ ۸۷ ہزار ۷ سو روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰/جون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد ''نارکوٹِک کنٹرول'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۷ لاکھ ۸۷ ہزار ۷ سو روپے سے متجاوز نہ ہو وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ ؍جون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد ''نارکو ٹِک کنٹرول'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ تحریک کثرتِ رائے سے منظور ہوئی لہٰذا مطالبہ زر نمبر ۸ منظور ہوا۔ وزیرخزانہ مطالبہ زر نمبر ۹ پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیرخزانہ): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۳ کروڑ ۷ ۷ لاکھ ۱۴ ہزار ۹ سو ۸۲ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ ؍جون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد ''اسٹیبلشمنٹ چارجز'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۳ کروڑ ۷ ۷ لاکھ ۱۴ ہزار ۹ سو ۸۲ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ ؍جون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد ''اسٹیبلشمنٹ چارجز'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی لہٰذا مطالبہ زر نمبر ۹ منظور ہوا۔
وزیرخزانہ مطالبہ زر نمبر ۱۰ پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیرخزانہ): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۸ کروڑ ۲۳ لاکھ ۲۳ ہزار ۴ سو ۲۹ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ ؍جون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد ''پبلک ہیلتھ سروسز'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۸ کروڑ ۲۳ لاکھ ۲۳ ہزار ۴ سو ۲۹ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ ؍جون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد ''پبلک ہیلتھ سروسز'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی لہٰذا مطالبہ زر نمبر ۱۰ منظور ہوا۔
وزیرخزانہ مطالبہ زر نمبر ۱۱ پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیرخزانہ): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۶ کروڑ ۲۲ لاکھ ۲۷ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ ؍جون ۲۰۰۴ کے

دوران بسلسلہ مد ''بلوچستان واسا'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۶ کروڑ ۲۲ لاکھ ۲۷ ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰/ جون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد ''بلوچستان واسا'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی لہٰذا مطالبہ زر نمبر ۱۱ منظور ہوا۔

وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر ۱۲ پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۱۶ کروڑ ۶۴ لاکھ ۶۳ ہزار ایک سو ۲۵ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰/ جون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد ''تعلیم'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۱۶ کروڑ ۶۴ لاکھ ۶۳ ہزار ایک سو ۲۵ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰/ جون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد ''تعلیم'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی لہٰذا مطالبہ زر نمبر ۱۲ منظور ہوا۔

وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر ۱۳ پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۴۹ لاکھ ۱۰ ہزار ۴ سو ۳۹ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰/ جون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد ''ایڈمن سپورٹس ریکریئیشن فیسلیٹیز'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۴۹ لاکھ ۱۰ ہزار ۴ سو ۳۹ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰/ جون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد ''ایڈمن سپورٹس ریکریئیشن فیسلیٹیز'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی لہٰذا مطالبہ زر نمبر ۱۳ منظور ہوا۔

وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر ۱۴ پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۳۲ لاکھ ۷ سو ۹۴ روپے سے متجاوز نہ

ہو وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰/ جون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد ''ادارہ ثقافت'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۳۲ لاکھ ۷ سو ۹۴ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰/ جون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد ''ادارہ ثقافت'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی لہٰذا مطالبہ زر نمبر ۱۴ منظور ہوا۔

وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر ۱۵ پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۲۷ لاکھ ۱۲۰ ہزار ۶ سو ۱۲ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰/ جون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد ''سماجی تحفظ بہبود'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲۷ لاکھ ۲۰ ہزار ۶ سو ۱۲ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰/ جون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد ''سماجی تحفظ بہبود'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی لہٰذا مطالبہ زر نمبر ۱۵ منظور ہوا۔

وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر ۱۶ پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ایک لاکھ ۴۸ ہزار ایک سو ۲۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰/ جون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد ''اوقاف'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک لاکھ ۴۸ ہزار ایک سو ۲۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰/ جون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد ''اوقاف'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی لہٰذا مطالبہ زر نمبر ۱۶ منظور ہوا۔

وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر ۱۷ پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ایک کروڑ ۵۸ لاکھ ۳۰ ہزار ۲ سو ۶۹ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ رجون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد ''خوراک'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک کروڑ ۵۸ لاکھ ۳۰ ہزار ۲ سو ۶۹ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ رجون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد ''خوراک'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی لہٰذا مطالبہ زر نمبر ۱۷ منظور ہوا۔

وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر ۱۸ پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۴ کروڑ ۵۷ لاکھ ۹۹ ہزار ۴ سو ۹۳ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ رجون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد ''زراعت'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۴ کروڑ ۵۷ لاکھ ۹۹ ہزار ۴ سو ۹۳ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ رجون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد ''زراعت'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی لہٰذا مطالبہ زر نمبر ۱۸ منظور ہوا۔

وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر ۱۹ پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۲ کروڑ ۳۵ لاکھ ۹۰ ہزار ۷ سو روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ رجون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد ''امور پرورش حیوانات'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲ کروڑ ۳۵ لاکھ ۹۰ ہزار ۷ سو روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ رجون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد ''امور پرورش حیوانات'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی لہٰذا مطالبہ زر نمبر ۱۹ منظور ہوا۔

وزیرخزانہ مطالبہ زرنمبر۲۰ پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیرخزانہ): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو۳۲ لاکھ۹ ہزار۳ سو روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰/ جون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد ''ماہی گیری'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو۳۲ لاکھ۹ ہزار۳ سو روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰/ جون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد ''ماہی گیری'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی لہٰذا مطالبہ زرنمبر۲۰ منظور ہوا۔

وزیرخزانہ مطالبہ زرنمبر۲۱ پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیرخزانہ): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو۶ لاکھ ۱۶ ہزار۳ سو روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰/ جون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد ''امداد باہمی'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو۶ لاکھ ۱۶ ہزار۳ سو روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰/ جون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد ''امداد باہمی'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا تحریک منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی لہٰذا مطالبہ زرنمبر۲۱ منظور ہوا۔

وزیرخزانہ مطالبہ زرنمبر۲۲ پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیرخزانہ): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو۴۲ کروڑ۱۲ لاکھ۱۱ ہزار۵ سو۱۵ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰/ جون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد ''آبپاشی'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو۴۲ کروڑ۱۲ لاکھ۱۱ ہزار۵ سو۱۵ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰/ جون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد ''آبپاشی'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا تحریک منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی لہٰذا مطالبہ زر نمبر ۲۲ منظور ہوا۔
وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر ۲۳ پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۱۴ کروڑ ۵۱ لاکھ ۴۶ ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ / جون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد ''دیہی ترقی'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۱۴ کروڑ ۵۱ لاکھ ۴۶ ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ / جون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد ''دیہی ترقی'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا تحریک منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی لہٰذا مطالبہ زر نمبر ۲۳ منظور ہوا۔
وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر ۲۴ پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۸۷ لاکھ ۴۵ ہزار ۶ سو روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ / جون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد ''صنعت وحرفت'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۸۷ لاکھ ۴۵ ہزار ۶ سو روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ / جون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد ''صنعت وحرفت'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا تحریک منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی لہٰذا مطالبہ زر نمبر ۲۴ منظور ہوا۔
وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر ۲۵ پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۸ لاکھ ۲۲ ہزار ۶ سو ۹۸ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ / جون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد ''اسٹیشنری'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۸ لاکھ ۲۲ ہزار ۶ سو ۹۸ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ / جون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ

مد ''اسٹیشنری'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل صاحب نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے وہ موجود نہیں ہے لہٰذا تحریک غیر موثر ہوئی، اب سوال یہ ہے کہ آیا مطالبہ زر نمبر ۲۵ کو اصلی حالت میں منظور کیا جائے؟ (تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر: خاموشی ہے سو گئے ہو کیا اپوزیشن کے بغیر تو یہ حال ہے، سب سو گئے (قہقہ) جی تحریک منظور ہوئی اور مطالبہ زر نمبر ۲۵ اصلی حالت میں منظور ہوا، وزیر خزانہ صاحب مطالبہ زر نمبر ۲۶ پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۸۶ کروڑ ۵۷ لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰/ جون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد ''پراونشل ایلو کیبل، جی ایس ٹی پروسیڈ (۲ء۵ فیصد)'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۸۶ کروڑ ۵۷ لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰/ جون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد ''پراونشل ایلو کیبل، جی ایس ٹی پروسیڈ (۲ء۵ فیصد)'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا تحریک منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی لہٰذا مطالبہ زر نمبر ۲۶ منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر ۲۷ پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۶ کروڑ ۵ لاکھ ۸۶ ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰/ جون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد ''لا اینڈ آرڈر'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۶ کروڑ ۵ لاکھ ۸۶ ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰/ جون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد ''لا اینڈ آرڈر'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا تحریک منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی لہٰذا مطالبہ زر نمبر ۲۷ منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر ۲۸ پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۴ ارب ۵۰ کروڑ ۷ لاکھ ۳۵ ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ

۳۰/جون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد ''کمیونٹی سروسز'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۴ ارب ۵۰ کروڑ ۷ لاکھ ۳۵ ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰/ جون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد ''کمیونٹی سروسز'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

مطالبہ زر نمبر ۲۸ میں جناب جان محمد بلیدی صاحب نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے وہ موجود نہیں ہے لہٰذا تحریک غیر موثر ہوئی، اب سوال یہ ہے کہ آیا مطالبہ زر نمبر ۲۸ کو اصلی حالت میں منظور کی جائے؟

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر ۲۹ پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۸۶ کروڑ ۴ لاکھ ۹۱ ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰/ جون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد ''اکنامکس سروسز'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۸۶ کروڑ ۴ لاکھ ۹۱ ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰/ جون ۲۰۰۴ کے دوران بسلسلہ مد ''اکنامکس سروسز'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

مطالبہ زر نمبر ۲۹ میں جناب جان محمد بلیدی صاحب نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے وہ موجود نہیں ہے لہٰذا تحریک غیر موثر ہوگئی، اب سوال یہ ہے کہ آیا مطالبہ زر نمبر ۲۹ کو اصلی حالت میں منظور کیا جائے؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی اور مطالبہ زر نمبر ۲۹ اصلی حالت میں منظور ہوا۔ (ڈیسک بجائے گئے)

اب اسمبلی کا اجلاس شام پانچ بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس بارہ بجکر دس منٹ پر شام پانچ بجے تک کے لئے ملتوی ہوگئی)

اجلاس کی کارروائی دوبارہ پانچ بجکر پچپن منٹ پر جناب اسپیکر صاحب کی زیر صدارت شروع ہوئی۔

جناب اسپیکر: السلام علیکم! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سیکرٹری اسمبلی اگر رخصت کی کوئی درخواست ہو۔

محمد خان مینگل (سیکرٹری اسمبلی): پرنس فیصل داؤد صاحب وزیر مواصلات وتعمیرات سرکاری کام سے

اسلام آباد گئے ہیں وزیر موصوف نے آج کی اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ (رخصت منظور کی گئی)

جناب اسپیکر: رخصت منظور ہوئی، میزانیہ بابت سال 05-2004 پر بحیثیت مجموعی عام بحث، جن اراکین اسمبلی نے میزانیہ بابت 05-2004 پر عام بحث کے لئے اپنے ناموں کا اندراج کروایا ہے وہ بالترتیب پکارے جائینگے اور میزانیہ پر بحث کرینگے تاہم قائد ایوان، قائد حزب اختلاف اور وزیر خزانہ کو بجٹ پر تقریر کرنے کے لئے مورخہ ۲۸ رجون ۲۰۰۴ء کو سیشن کے آخر پر مواقع فراہم کئے جائینگے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ: جناب اسپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب اسپیکر: جی۔

کچکول علی ایڈووکیٹ: چونکہ ہمارے سی ایم صاحب بھی موجود ہیں یہاں جو ہمارے وزیر خزانہ صاحب نے بجٹ پیش کیا تھا خاص کر پی ایس ڈی پی میں جو عدم مساوات بلوچستان ایک بڑے خطہ پر مشتمل ہے ۲۶، ۲۷ ڈسٹرکٹ ہیں اربوں روپے پیسے انہوں نے دو تین ڈسٹرکٹوں میں منتقل کر کے ۲۰۰۳ء اور ۲۰۰۴ء میں بھی یہی رویہ رہا تھا ہمیں وزیر اعلیٰ نے یقین دہانی کرائی تھی آپ نے رولنگ بھی دی تھی کہ پی اینڈ دی ڈیپارٹمنٹ کو چاہیے کہ پسماندہ علاقوں کا خیال کریں ایک منسٹر کو سارے بلوچستان کا منسٹر ہونا چاہیے ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ بدستور یہی حالات جوں کے توں ہیں اور یہ جاری ہیں اس دفعہ یہ جو بجٹ پیش ہوا ہے جس پر آپ لوگوں نے اسمبلی سمن کی ہے تقریباً دو ارب روپے سے ۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: کچکول صاحب آذان ہو رہی ہے۔

(آذان عصر)

جناب اسپیکر: جی کچکول صاحب!

کچکول علی ایڈووکیٹ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب! میں کہہ رہا تھا کہ دیکھیں اس وقت پاکستان میں ایک غیر یقینی سیاسی صورتحال چھائی ہوئی ہے اور ہم نے شروع ہی سے ایسا رویہ اختیار کیا ہے کہ یہاں تنقید برائے تعمیر ہو یہاں جمہوریت ہو یہاں اداروں کی بالادستی ہو یہاں جس شخص کو عوام نے لایا ہے اس کا احترام ہو لیکن ہم نے یہ دیکھا ہے کہ یہاں قانون good governess کی بات میرٹ کی بات انصاف کی بات مساوات کی بات تو ہم کرتے ہیں لیکن عملاً ان چیزوں پر ہم لوگ جو کر رہے ہیں سارے

لوگ اس سلسلے میں یہ کہہ رہے ہیں اس وقت میرے پاس ڈان اخبار کی editorial ہے کہ اس نے بھی بلوچستان کے بجٹ پر ایک تنقیدی جائزہ لکھا ہے اپنی editorial پر کہ بلوچستان میں جو ڈویلپمنٹ اسکیم ہیں وہ چار پانچ علاقوں پر ہیں باقی سارے علاقوں کو یہ نظر انداز کر رہے ہیں اگر ملازمت ہیں دو تین منسٹر صاحبان اپنے ورکروں یا اپنی پارٹی کے لوگوں کو تعینات کر کے دوسرے لوگوں کے بارے میں وہ سوچ نہیں سکتے ہیں کہ وہاں بھی غریبوں کے لڑکوں نے بی اے کئے ہیں انجینئرنگ کی ہے انہوں نے زراعت میں گریجویشن کی ہیں، ایم اے کی ہیں میں نے دیکھا ہے کہ ہم لوگ جو اپنی پارٹی کے منشور ہیں ان کو تو ہم لوگوں نے نظر انداز کیا ہے اپنی ہی اپنی روایات ہی رہی ہیں بلوچستان کی ہم لوگوں نے انہیں بھی پامال کیا ہے جناب! آپ یہاں یہ دیکھ لیں کہ یہاں انہوں نے ہمیں بورنگ دد یے تھے ہم نے سی ایم صاحب کو کہا بابا ہمیں جو یہ بورنگ ملے ہیں دو سال ہوئے ہیں وہ بس یہ کاغذ لیکر وہ فقیر حسن ہے یا فقیر حسین ہے اس کے ہاتھ میں تھما دیتا ہے وہاں ہم لوگوں نے جو اپنے بھائیوں کو کہہ دیا ہے زمینداروں کو کہہ دیا ہے کہ ہمیں یہ بورنگ ملے ہیں یہ آپ لوگوں کی زمینداری کے لئے اچھے ہیں اس وقت سر ایک سو دس بورنگ صرف واسع صاحب کے حلقے میں لگے ہیں ہمارے ہاں جو بورنگ ہیں زمینداروں کے لئے ہیں ہمیں یہ ہدایت دی جارہی ہے کہ وہاں کے مدرسوں کو دیں کاش کہ واسع صاحب آپ ان سو بورنگوں میں سے پنجگور کے لوگوں کو یہ چار دیتے آپ ہمیں دس پندرہ دیتے ہیں اس کو بھی آپ نہیں چھوڑتے ہیں آیا یہ انصاف ہے آیا ہم لوگ نمائندے نہیں ہیں آیا ہم لوگ سارے بلوچستان کے لئے نہیں سوچ رہے ہیں چاہیے روڈ ہوں چاہیے اریگیشن کے اسکیم ہوں ہمارے دوستوں کو اس پر ابھی تک implementation نہیں ہمارے ابھی تک ٹینڈر ہی نہیں ہوئے ہیں لیکن وہاں ساری ان کی اسکیم مکمل ہمارے پہلے سال کی اسکیم پی ایس ڈی پی میں ہیں انہوں نے پھر دس پندرہ اسکیمیں لے لی ہیں آیا ان عدم مساوات ان ناانصافیوں کے خلاف اگر اپوزیشن نہ بولیں تو کیا کریں آپ لوگ خود ہی ہمیں بتا دیں ہماری ذمہ داری کیا ہے آپ لوگوں کو اگر ہم لوگ جمہوری انداز میں پریشرائز نہ دیں تو میرے خیال میں ابھی تو یہاں تک آیا ہے کہ یہاں جو جمہوریت کی super hit ہے نہ اوپر والے اس کو مانتے ہیں نہ نیچے والے وہاں فضل الرحمٰن کیا ہے اپوزیشن لیڈر رہے اس پر قدغن لگا دیا ہے کہ آپ صوبہ سرحد نہیں جا سکتے ہیں وہاں پی ایم اے صوبہ سرحد کی انہوں نے وہاں اپنا سی ایم بنا دیا ہے آج جنرل

صاحب کہتا ہے کہ اس نے کونسل کو attend نہیں کیا ہے لہذا میں آپ کو نوٹس دونگا بابا کیا یہ سرکاری ملا زم ہے اس کو نوٹس تو وہاں کے ممبران دے سکتے ہیں کہ آپ ہمارے مطابق ہماری امنگوں کے مطابق کام نہیں کر رہے ہیں ہم آپ کے خلاف عدم اعتماد کر لیں گے کسی جنرل کو یا کسی سیکرٹری کو کسی سی ایم کو دور کرنے کے کوئی اختیارات نہیں ہیں ہم یہ چیزیں بولتے ہیں اور ان چیزوں کی نشاندہی کرتے ہیں تو آپ لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ تو اداروں کو چلنے نہیں دیتے ہیں جناب اسپیکر صاحب! میں ایمانداری سے کہتا ہوں کہ آپ کی وجہ سے ہم لوگ ایک سال تک چلے ہیں آپ نے رولنگ دی ہے ان کی implementation نہیں ہوئی ہے سی ایم صاحب نے ہمیں یقین دہانی کی ہے لیکن ان کی implementation نہیں ہوئی ہے بات تو یہ ہے کہ جب آپ لوگوں نے رولنگ دی ہے سی ایم صاحب نے یہ باتیں کی ہیں کہ یہ ہونگے تو ہم نے اپنے لوگوں کو کہہ دیا ہے کہ ہمارے ساتھ یہ کر رہے ہیں انہوں نے اگر کچھ irregularity کی ہے ہمیں نظر انداز کیا ہے تو وہ نظر ثانی کر رہے ہیں لیکن ہم نے دیکھا کہ انہوں نے ہمیں بچہ سمجھ لیا ہے۔ ہمیں تسلیاں دے کر وقت نکال کر جو اپنی اپروچ ہے اس پر انہوں نے کام کیا ہے میں پھر آپ کے توسط سے کہتا ہوں کہ یہ جو پی ایس ڈی پی ہے اس کو review کیا جائے بلوچستان کے جن جن علاقوں میں وہاں اگر اسکمیں نہیں دی گئی ہیں وہاں روڈ کی ضرورت ہے وہاں اریگیشن کی اسکیم کی ضرورت ہے وہاں ہیلتھ کی بی ایچ یو کی ضرورت ہے میں کہتا ہوں کہ اگر وہ کچکول کا علاقہ نہیں ہے اگر وہ زیارتوال کا علاقہ نہیں ہے یہ گورنمنٹ کی مقدس ذمہ داری ہے کہ جو علاقہ پسماندہ ہے انہیں جن چیزوں کی ضرورت ہے انہیں accommodate کیا جائے۔

جناب اسپیکر: او کے مہربانی کچکول صاحب!

کچکول علی ایڈووکیٹ: اور اس ہٹ دھرمی سے دور رہا جائے تاکہ ہم لوگ آپ لوگوں کی پروسیڈنگ میں حصہ لیں اور ہم لوگوں نے جو ایک سلسلہ جاری کیا ہے ہم لوگ اس کو windup کریں تاکہ لوگ آپ پر نہ ہنسیں۔ اور ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم اداروں کو چلنے دیں گے اگر آپ لوگوں نے اور آپ سے میں رکوئیسٹ کرلوں گا کہ اس معاملے میں ہوش سے کام لیا جائے اس پر از سر نو غور کیا جائے بلوچستان کے مفادات کو مدنظر رکھ کر یہ جو پی ایس ڈی پی ہے اس پر نظر ثانی کیا جائے دیگر ہمارے لئے تو کوئی راستہ نہیں ہے سوائے پروٹیسٹ کرنے کے۔

جناب اسپیکر: او کے جی رحیم صاحب! ذرا مختصر۔

عبدالرحیم زیارتوال: جناب اسپیکر! بنیادی طور پر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ بجٹ اجلاس سب سے اہم اجلاس ہوا کرتا ہے اور بجٹ اجلاس میں اپوزیشن گزشتہ دو دنوں سے مسلسل احتجاج پر ہے اپنا احتجاج ریکارڈ کروا چکا ہے ان دو دنوں میں قائد ایوان اگرچہ اسمبلی میں موجود نہیں تھے اسلام آباد میں تھے آج آ بھی گئے ہیں اسپیکر صاحب! ہم چاہتے ہیں کہ یہ جو بجٹ اس وقت بنا ہے اس بجٹ کے حوالے سے ہم ساتھیوں دوستوں کے خدشات ہیں اس کے علاوہ جناب اسپیکر! ہم یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتے کہ اسلام آباد کا رویہ اس صوبے کے ساتھ بالکل غلط ہے۔ اسلام آباد میں ہمارے دوست اور ساتھ ہی کئی مرتبہ گئے این ایف سی ایوارڈ کے سلسلے میں این ایف سی ایوارڈ نہیں کرنے دیا اور این ایف سی ایوارڈ سے بھی جناب! ہم محروم ہو گئے اور اس کے ساتھ ہی اچھی حکومت کی جو صوبے میں روایات رہی ہیں رہتی ہیں اور سب سے اچھی گورنمنٹ یہ ہوا کرتی ہیں کہ کسی بھی جمہوری ملک اور جمہوری اسمبلی کا یہ قانون رول ہونا چاہیئے کہ وہ اپوزیشن کو برداشت کرے۔ جمہوریت کی روح اپوزیشن کی تنقید ہے اور آج دو دن سے میں مسلسل دیکھ رہا ہوں اور خصوصاً آپ کا رویہ مسلسل سخت ہوتا جا رہا ہے ہماری اپوزیشن کی تنقید کو آپ بھی برداشت کرنے سے گریزاں ہیں اور آپ بھی اس کو نہیں لیتے ہیں جناب اسپیکر! یہاں مسئلہ یہ ہے کہ یہ ہمارا صوبہ ہے اور اس صوبے میں کسی بھی ماہر سے دنیا کے کسی بھی ملک سے کسی بھی اسمبلی سے اگر پوچھا جائے تو جناب اسپیکر! وہ یہ آپ کو بتائیں گے کہ کوئی بھی ترقیاتی اسکیم جو بھی بنے گا۔۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: زیارتوال صاحب! آپ کی بات یہ ہے میں نے تو اسمبلی کے ساتھیوں کو کہا کہ اپوزیشن کے بغیر تو اسمبلی بالکل نامکمل ہے اور سارے سوئے ہوئے ہیں ہم نے آپ کی کمی محسوس کی لیکن میں نے صبح بھی آپ کو کہا تھا کہ احتجاج آپ کا حق ہے ریکارڈ کرائیں ریکارڈ کرانا آپ کا حق ہے لیکن وہ جو آپ کا پرسوں والا معاملہ تھا وہ ذرا مناسب نہیں تھا بہرحال آپ کا حق ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال: جناب اسپیکر! میں اس میں صرف اتنی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے ہم نے احتجاج کیا تھا اور وہ احتجاج انتہائی جمہوری اصولوں کے مطابق تھا انکے باوجود آپ کے وعدے کے باوجود اور ہم قائد ایوان کے ساتھ اور سنیئر منسٹر کے ساتھ ہم اپوزیشن لیڈر رچکول ہم جا کر بیٹھے اور انہوں نے ہمیں سادہ فقروں میں یہ کہا کہ آپ لوگ اپنی ڈیمانڈ دے دیں ہم آپ کو ضرور اکاموڈیٹ کریں

گے لیکن آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ اکا موڈیشن تو کیا ایک اس چیز پر عمل نہیں ہوا جو ہمارے دوست جس پر اس وقت احتجاج کر رہے تھے اور آپ کو میں نے یہاں پر یہ کہا ہے کہ جمہوری اصولوں کو برائے خدا آپ پامال نہ کریں آپ کمیٹیاں بناتے وقت یہ لیڈر آف اپوزیشن ہے باقی کسی کو بلواتے نہ بلواتے ان کو کم از کم ساتھ بٹھاتے آپ جام صاحب کچکول صاحب بیٹھ کر کمیٹیاں بناتے۔اس ایوان کی روح رواں وہ کمیٹیاں ہوتی ہیں وہ بھی آپ لوگوں نے نظر انداز کیا اپنی من مانی سے وہ بنائی اور اس میں اپوزیشن کو اس طریقے سے رکھا جناب اسپیکر! کہ اس کا کوئی رول ہی نہ ہو کمیٹیاں ہمیشہ چیک کے لئے ہوتی ہیں آپ کا اگر ایک ساتھی خدانخواستہ کوئی غلط کام کر رہا ہے اور میں یہ راستہ بھی نہ چھوڑوں کہ آپ مجھے چیک کریں آپ یہ راستہ بھی نہ چھوڑیں کہ کسی کو چیک کیا جائے غلط کام سے کوئی کوئٹہ جیل میں رہتا ہے کوئی کہاں رہتا آج کا دن جیسا بھی ہے ہم یہ چاہتے ہیں جناب اسپیکر! ہمارے دوست ہمارے ساتھی اسمبلی کے ممبر کسی بھی طریقے سے کہیں بھی اس کی توہین اور بے عزتی نہ ہو اور اس کو چیک کرنے کیلئے یہ بھی یہاں نہیں ہوا ہے یہاں پر جو ہم نے احتجاج کیا ہے جناب والا! وہ یہ ہے کہ آپ لوگ اس طریقے سے disperity سے ایک چیز بنا کر دے رہے ہیں یہ جو نا قابل قبول ہے اور نا قابل برداشت ہے ہمیں یہ دعویٰ نہیں ہے میں آج کے بعد میرا نام اخبار میں سنا میرے حلقے کا نام سنا میری ذات کا سنا تو نہیں اگر چہ ٹریژری بنچز ہمارے ساتھ اگر یہ وعدہ کرتے ہیں کہ جو بھی اسکیم بنے گی اس کی جو فیزبلٹی ہوگی اس کی جو صوبے کے عوام کو افادیت ہوگی اور اس کی جو بنیاد ہوگی خدا کرے دو سو اسکیمیں ایک ہی ضلع میں ہوں اور اس سے صوبے کا جو بجٹ ہے جو آپ دے رہے ہیں اس کو جو بھی نام دے دیں آپ واسع صاحب کو اس سے کیا ہے مجھے کیا ہے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ واسع صاحب کا بجٹ نہیں ہونا چاہئے یہ اس صوبے کا بجٹ ہونا چاہئے یہ اس صوبے کے تمام لوگوں کا بجٹ ہونا چاہئے اور بالکل میں آپ کو کہتا ہوں ثابت کرتا ہوں کہ میرا دعویٰ یہ ہے جناب اسپیکر! میں آپ کو لے جاتا ہوں جو روڈیں آپ بنا رہے ہیں دو سال میں اگر ایک گاڑی بھی اس سے گزر گئی جو سزا چور کی وہ میری۔لیکن ایسے علاقے ہیں جہاں سے دو سو تین سو ٹرک دن کے لوڈ ہوتے ہیں اس پر کسی نے توجہ نہیں دی ہے اور آپ کہتے ہیں کہ آپ نہ بولیں۔آپ ایسی چیزوں پر نہیں بولیں گے تو کیا یہ تو میرٹ نہیں ہوا کرتا ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں آپ کو بولنے کا مکمل حق ہے ابھی آپ نے جو بات کی ہے میں صبح سے یہ کہہ رہا ہوں

آپ اپنی بات کریں۔

عبدالرحیم زیارتوال: میں کہتا ہوں کہ کچکول صاحب نے اپنی تجویز دی ہے میں اس پر تجویز یہ دیتا ہوں کہ ٹریژری بنچز قائدایوان بیٹھے ہوئے ہیں میں تجویز یہ دیتا ہوں کہ اگر ٹریژری بنچز اپوزیشن کے ساتھ بیٹھ کر پی ایس ڈی پی کی جو کتاب ہے اس میں جو اسکیمیں دی گئی ہیں ہمیں اس طریقے سے اس میں اکاموڈیٹ کر کے reflect کر کے اسکیمیں اس میں اب دے دیں گے تو ہم تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں ہم آپ کے ساتھ یہ ایوان چلانے کے لئے تیار ہیں اور اگر آپ لوگ اس کے لئے تیار نہیں ہیں وعدے اور وعید پر کام نہیں ہوگا جب مولانا واسع صاحب خود وعدہ پورا نہیں کر سکتے ہیں تو کسی اور سے ہمارا گلا اور شکوہ ہی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: اوکے۔ مہربانی۔

عبدالرحیم زیارتوال: اب وہ اس پر کیا کہتے ہیں وہ اپنی رائے ہمیں دے ہم ان کے ساتھ جا کر بیٹھتے ہیں اس پر کام کرتے ہیں اور اس کو بتاتے ہیں اگر وہ اس طریقے سے کرتے ہیں تو wellgood نہیں ہے تو ہمارا ایک احتجاج ہے اور یہ اہم بجٹ اجلاس ہے یہ بجٹ اجلاس صوبے کے عوام کے لوگوں کے حقوق اس میں ہوتے ہیں ہم اس کو ایسے نہیں چھوڑتے ہیں۔

جناب اسپیکر: جی حاجی صاحب!

حاجی میر جمعہ خان بگٹی: جناب اسپیکر! ہمارے درمیان میں کافی تلخیاں پیدا ہو چکی ہیں۔

جناب اسپیکر: حاجی صاحب! کوئی تلخی نہیں ہے یہ چلتا رہتا ہے۔

حاجی میر جمعہ خان بگٹی: جناب اسپیکر! آپ نے تو ڈنڈے کے زور پر اپنے سارے مطالبات منوا لیے ہم جو محروم ہیں۔

جناب اسپیکر: میں نے کہاں منوایا؟

حاجی میر جمعہ خان بگٹی: سر! ابھی جمہوری اداروں کی توڑ پھوڑ شروع ہو چکی ہے جب بڑے باس کی چھٹی ہو چکی ہے تو چار دن کی چاندنی پھر اندھیری رات کل کو ہمارا نمبر بھی آنا ہے۔

جناب اسپیکر: حاجی صاحب! آپ اپنی سیٹ پہ آجائیں۔

حاجی میر جمعہ خان بگٹی: جناب! ہمارے بلوچستان اور قبائلی روایتوں کا آپکو پتہ ہے کہ رواداری اور

فراغ دلی اور بردباری اور درگزری ہمارا شیوار ہا ہے جناب اسپیکر صاحب! کیونکہ کل اور پرسوں کا دن کافی تلخ رہا اور آج بھی تلخی رہی کسی نے بھی ہمیں گھاس نہیں ڈالی آج ۶ بجے والی خبر کے بعد کیونکہ ماضی ہماری مستقل طور پر اندھیری ہو چکی ہے کل کو ہماری بھی چھٹی ہونے والی ہے تو آپ کے توسط سے میں اپنے سی ایم صاحب سے اور سب سے گزارش کرر ہا ہوں کہ کل کو ہم جب مل کر بیٹھیں گے تو ہم سے یہ گلہ نہ کریں کہ آپ نے ہمارے ساتھ زیادتی کی کل کو ہم کو پھر دوبارہ بیٹھنا ہے اکٹھے الیکشن لڑنا ہے پھر پتہ نہیں یہاں مل کر کے حکومت بنائیں تو سی ایم صاحب وزیر خزانہ صاحب اور مولانا صاحب اپنی فراغ دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس پی ایس ڈی پی میں جس میں ہمارے ساتھ بالکل ناانصافی کی گئی ہے از سر نو revise کیا جائے ان کے ہم مشکور رئیں گے پورا بلوچستان ان کے اس احسان کو یاد کریں گے۔
thank you very much

<u>جناب اسپیکر</u>: مہربانی جمعہ خان بگٹی! اگر کچکول صاحب تھوڑی سی فراغ دلی کا مظاہرہ کریں صرف اتنا کہیں کہ جو ہم نے پہلے والا دن کیا تھا وہ ٹھیک نہیں تھا۔

<u>حاجی میر جمعہ خان بگٹی</u>: جناب! آپ ہمیں مارتے ہیں اور پھر رونے بھی نہیں دیتے ہیں۔

<u>جناب اسپیکر</u>: حاجی صاحب! میں نے کچکول صاحب سے ایک request کی باقی باتیں نہ کریں مہربانی۔

<u>کچکول علی ایڈووکیٹ</u>: جناب! میں ایک پولیٹیکل ورکر ہوں اگر میرے کسی جملے سے آپ کی بشمول کسی منسٹر کی دل آزاری ہوئی ہے میں اس کی معذرت چاہتا ہوں۔

<u>جناب اسپیکر</u>: (کچکول صاحب کیلئے ڈیسک بجائیں) مہربانی!

<u>کچکول علی ایڈووکیٹ</u>: جناب! آخر ہم لوگ بھی نمائندہ ہیں اور بلوچستان ایک پسماندہ صوبہ ہے ایک تو ہمیں وفاق ہی نہیں دیتا ہے اگر وہ دے دے اور دو منسٹر اسے اپنے حلقوں میں لے جائیں تو دوسروں کا کیا حال ہوگا یہ ناانصافی ہے یہ ناانصافیاں ختم ہونی چاہئیں جناب! ہم آپ کی ذات پر کبھی اٹیک نہ کریں گے نہ پہلے کی ہے۔

<u>جناب اسپیکر</u>: اوکے مہربانی جی شمع بلوچ صاحبہ!

<u>ڈاکٹر شمع اسحاق بلوچ</u>: جناب اسپیکر صاحب! بجٹ پہ ہم انشاءاللہ speach کریں گے اور بولیں گے

لیکن جناب اسپیکر صاحب! میں آپ کی توجہ ایک اہم اور نہایت نوعیت کا مسئلہ ہے اس پہ میں لانا چاہتی ہوں کہ جس طرح ۲۳ تاریخ کو جب ہماری اسمبلی کا اجلاس ہو رہا تھا تو اس دن ہم سب نے دیکھا کہ گیٹ کے باہر نائلہ قادری کی قیادت میں ایدھی سینٹر کے خواتین جمع تھیں اور وہ جو ہے احتجاج کر رہی تھیں لیکن افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑھتا ہے یہاں سے تو دو خواتین گئی ہیں لیکن کوئی اور ان کے پاس نہیں گیا جناب اسپیکر! کہنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ جو خواتین ہیں جب ہم ان سے ملے اور ان کی باتوں سے ہم نے یہ اندازہ لگایا کہ یہ ایدھی سینٹر کی ستائی ہوئی خواتین ہیں انہوں نے بتایا کہ یہ سینٹر جو ہے یہ ایک فلائی کاموں کے لئے نہیں ہے یہ بلکہ خواتین کے ساتھ زیادتی اور خرید و فروخت کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے تو جناب اسپیکر صاحب! میرے پاس اخبار کی کٹنگ بھی ہے جیسا کہ ایک خواتین گنج بی بی ہیں اس کی اخبار میں یہ رپورٹ بھی آئی ہے کہ گنج بی بی نے ناجائز بچے کو جنم دیا بچی کا نام کبرا ایدھی رکھا یہ اس لئے رکھا کہ شاید ستار ایدھی کو خدا یاد آ جائے وہ میرے ساتھ زیادتی کرنے والوں کی پشت پناہی چھوڑ دیں اسی طرح دو چار اور بھی خواتین ہیں جن کے ساتھ زیادتیاں ہوئی ہیں اور ایدھی سینٹر میں وہاں پہ مردوں کے اعضاء بھی فروخت کیے جاتے ہیں تو جناب اسپیکر صاحب! میں اس پہ ایک تحریک التواء بھی لیکر آئی ہوں تو آپ سے گزارش ہے کہ جو تحریک التوا میں لیکر آئی ہوں اسے آپ منظور کریں۔

<u>جناب اسپیکر</u>: جی محترمہ!

<u>محترمہ پروین مگسی (وزیر سماجی بہبود)</u>: جناب اسپیکر! اس پہ میں کچھ کہنا چاہتی ہوں جس دن ہمارا بجٹ ہو رہا تھا تو نائلہ قادری کی قیادت میں کچھ خواتین ایدھی سینٹر سے بھی اور کچھ بھی ہمارے باہر سے آئی ہوئی تھیں یہاں گیٹ پہ کھڑی تھیں تو ہمیں اطلاع دی گئی اور راحیلہ درانی اور میں دونوں چلی گئیں وہاں پہ باہر اور ہمارے ساتھ ڈاکٹر شمع بھی گئیں وہاں جب ہم نے جا کہ دیکھا تو بڑی تعداد میں خواتین وہاں جمع ہوئی تھیں اور جو ایدھی سینٹر میں جیسا کہ شمع نے بتایا کہ وہاں پہ جو واقع ہوتے ہیں ہمیں ان کا علم نہیں ہے وہاں پہ موجود خواتین وہ سارے وہاں پہ کھڑی تھیں میں اس لئے یہ بات اس فلور پہ کرتی ہوں چونکہ women ڈیپارٹمنٹ بھی میرے ساتھ ہے تو اس حوالے سے میں نے ادھر کی خواتین کھڑی تھیں اور نائیلہ قادری بھی میں نے ان کی حوصلہ افزائی کی اور میں نے ان سے کہا کہ ہم یہ کریں گے کہ اس بات کو ہم فلور آف دی ہاؤس لے آئیں گے کہ یہاں بھی جتنی خواتیں ہمارے ایم پی اے بیٹھی ہوئی ہیں اور

ہمارے مرد حضرات ان کے نوٹس میں بھی یہ بات لائی جائے اور میں نے یقین دہانی بھی کرائی اور میں نے کہا کہ ہم اس میں بالکل آپ کے ساتھ ہیں ایک کمیٹی تشکیل دی جائے گی سرکاری سطح پہ اور آپ کو بھی ہم لینگے اور ہم اسکی انکوائری کریں گے اور دیکھیں گے یہ جو ناخوشگوار واقعہ رونما ہوا ہے عورتوں کیساتھ ہم اس کا نوٹس سختی سے لینگے شکریہ!

جناب اسپیکر: شمع صاحبہ! آپ اس کو جمع کر دیں سیکرٹریٹ میں جس دن اجلاس ہوگا انشاءاللہ اس پہ بحث ہوگی اب قدوس بزنجو صاحب!

رحمت علی بلوچ: جناب اسپیکر! point of order آپ یہی کہہ رہے ہیں کہ پرسوں جو ہوا تھا وہ صحیح نہیں ہوا تھا۔

جناب اسپیکر: رحمت صاحب! اس بات کو اب آپ چھوڑ دیں کچکول صاحب کی بات چھوڑ دو۔

رحمت علی بلوچ: سر! جی بات یہ ہے کہ ہم لوگ مجبور ہو کہ اس طرح کر رہے ہیں کیونکہ پچھلے سال ہمیں یقین دہانی کرائی گئی تھی اور اس پہ کچھ عمل نہیں ہوا اور آپ نے یہاں فلور پہ جو رولنگ دی تھی میرے خیال میں اس فلور کا اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے اس پہ جب تک حکومتی ارکان بیٹھ کے PSDP revise نہیں کریں گے ہم لوگ اس بجٹ اجلاس سے بائیکاٹ کریں گے اور اپنا احتجاج جاری رکھیں گے۔

جناب اسپیکر: اوکے مہربانی جی ترینائی صاحب!

محمد نسیم ترینائی: جناب اسپیکر صاحب! جس طرح کہ رحمت صاحب نے کہا تھا زیارول صاحب نے کہا تھا کہ ہمارا احتجاج جاری ہے پہلے اس پہ فیصلہ ہو جائے کہ اپوزیشن کے جتنے حلقے نظر انداز ہوئے ہیں اس پہ کیا ہوگا اس کے بعد پھر بجٹ تقریر شروع کر دیں اس وقت تک آپ بجٹ تقریر شروع نہ کریں جب تک کہ پی ایس ڈی پی پہ فیصلہ نہ ہو جائے تو آپ سے request یہی ہے کہ سی ایم صاحب یا کوئی اور بول دیں۔

جناب اسپیکر: اوکے مولانا واسع صاحب! آپ اور سی ایم صاحب کچھ کہنا چاہیں گے جی جام صاحب!

جام میر محمد یوسف (قائد ایوان): جناب اسپیکر! ایک اچھے ماحول میں بیٹھ کہ ہو گی تو میرے خیال میں یہ اخلاقی جرأت کا مظاہرہ کریں یہ بلوچستان کی روایت رہی ہے میرے خیال میں کبھی بھی پارلیمنٹ میں اور

پوری زندگی میں ایسا اصول ہی نہ رہا ہے اور جس پارلیمنٹ کو بھی آپ دیکھیں میرے خیال میں یہ کمیٹیز کے بارے میں ہم نے اپوزیشن کے ساتھ بیٹھکر یہ فیصلے کئے تھے اور انہوں نے ہمیں کہا تھا کہ دو دے دیں اور اس کے بعد ہم لوگوں نے مذید انہیں ایک دے دیا لیکن آپ اگر جمہوریت کی بات کرتے ہیں تو نیشنل اسمبلی کا بھی اگر آپ تجزیہ کریں تو ایک بھی اپوزیشن کا واحد آدمی بھی کمیٹی میں نہیں رکھا گیا کیا وہ جمہوریت نہیں ہے کہ میں آپ سے بات پوچھوتو اس میں اگر مفاہمت کی بات آتی ہے تو میں نے اپنے حکومتی ساتھیوں سے بھی بیٹھ کر باتیں کی ہیں تو انہوں نے بھی کوئی ایسے برے انداز سے نہیں کہا انہوں نے کہا ہے کہ جی they want to force us اگر وہ کہتے ہیں کہ جی ہمارا بائیکاٹ جاری رہے گا تو جاری رکھیں۔

<u>سردار محمد اعظم موسیٰ خیل</u>: جناب! ہم قائد ایوان کی تقریر کے خلاف واک آؤٹ کرتے ہیں۔

<u>کچکول علی ایڈووکیٹ</u>: جناب اسپیکر! اس سلسلے میں ہمارا واک آؤٹ جاری ہے جناب!

(اپوزیشن کے ارکان قائد حزب اختلاف کی قیادت میں واک آؤٹ کر گئے)

<u>جناب اسپیکر</u>: مولانا در محمد!

<u>مولانا در محمد (وزیر حج واوقاف)</u>: شکریہ جناب اسپیکر صاحب! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (عربی) موجودہ بجٹ کی خوبیوں پر تقریریں ہو رہی ہیں اس سلسلے میں ایک تو جو بجٹ پیش کیا گیا ہے میں یہ سمجھتا ہوں یقیناً یہ بجٹ عمومی طور پر غریب پروری کا ثبوت ہے وہ اس لئے کہ پندرہ فیصد ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ یہ ملازمین کے ساتھ یہ انتہائی خیر خواہانہ اور انتہائی شفقت اور رحم وکرم کا ثبوت ہے اسی طرح اس بجٹ میں جو گیارہ ہزار نئی آسامیاں نکالنے کی جو بات کی گئی ہے یہ بھی قابل صد ستائش ہے وہ اس لئے ہمارے لئے جو نوجوان نسل ہے جو عام طور پر بے روزگاری کی وجہ سے در بدر اور خاک بسر پھر رہے ہیں تو موجودہ حکومت نے انتہائی شفقت کا مظاہرہ فرما کر اپنی نوجوان نسل پر اور اتنی آسامیوں کو نکالا ہے اس پر یہ قابل مبارک باد ہے یہ بجٹ اس لئے بھی غریب پرور بجٹ ہے کہ آپ یقین کریں تمام صوبے میں جو ترقیاتی کاموں کا جو جال بچھایا گیا ہے یہ تو ہم نے کبھی نہیں دیکھا تھا اور نہ شاید کبھی دیکھیں۔ اس لئے میں اس بجٹ کو عمومی طور پر غریب پرور بجٹ سمجھتا ہوں اور کہتا ہوں اور بجٹ پیش کرنے والے جو ہمارے سی ایم صاحب، مولانا عبدالواسع صاحب اور وزیر خزانہ صاحب یہ قابل مبارک باد اور قابل صد ستائش

ہے۔اور تمام کابینہ نے جوان کے ساتھ مدد کی جو مشورے دیئے یا جو خیر خواہی کی بات کی ہے وہ بھی قابل ستائش ہے باقی رہی بات یہ کہ بعض جو ہمارے بزرگ یا ساتھی یا اسمبلی کے ممبران یہ شکوہ اور شکایت جو کرتے ہیں خدا کرے یہ اس طرح نہ ہو کہ انصاف کی بات کو بھی کوئی آدمی دیکھ سکے اگر ایسا ہے تو بعید ہے کہ وہ اس پر ذرا توجہ فرمائیں باقی خیر خواہی سے جی ہمارا یہ چاہتا ہے کہ یہ بلوچستان کے جو تمام ممبر حضرات وزیراعلیٰ سے لے کر ایک اسمبلی کے ممبر تک یہ سب بہرحال بلوچستان کے ہیں اور ان کے ساتھ سب کے ساتھ خیر خواہی اور ہمدردی ان کی ضروریات کے مطابق کی جائے۔ باقی رہا یہ اجلاس ہوا کرتا ہے یہ تو بجٹ اجلاس ہے اس میں بہرحال اپنے اپوزیشن ممبران سے یہی اپیل کرتے ہیں کہ بات کرنے میں وہ یقینی حدود احترام کی حدود کو پیش نظر رکھ کر اپنا مطالبہ وہ بے شک کرلیں۔اور اس طرح کہنا کہ اخلاقیات کو پامال کیا جائے کہ جھوٹ جھوٹ یا فلاں شخص کے نام لے کر کے یا فلاں شخص پر تنقید براہ راست یہ تقریباً ہتک آمیز الفاظ سے اجتناب ہونا چاہئے۔میں نے یہ چند باتیں آپ حضرات کے سامنے اسپیکر صاحب آپ کی اجازت سے کہہ دیں میں آپ کا مشکور ہوں۔

<u>جناب اسپیکر</u>: بسنت لال گلشن!

<u>بسنت لال گلشن</u>: شکریہ جناب اسپیکر! سب سے پہلے میں تو محترم جام صاحب وزیراعلیٰ بلوچستان اور وزیر خزانہ سید احسان شاہ کو ایک بہترین متوازن اور عوامی بجٹ جس کو حقیقی معنوں میں کہا جائے پیش کرنے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔اقلیتی حوالے سے ہمیں پہلے سے اس بار بہت زیادہ فنڈز ملے ہیں میرے اپنے حلقے کے حوالے سے پہلے بھی فنڈ ملتے رہے ہیں لیکن اس سال بہت زیادہ ملے ہیں جو کہ میں سمجھتا ہوں یہ صدر پرویز مشرف کی پالیسیوں کا ایک حصہ ہے لیکن ہمارا تعلق اپنی اقلیتوں تک محدود نہیں ہے ہم اپنے ایک حلقے سے بھی تعلق رکھتے ہیں اور حلقے کے عوام بھی ہم سے بہت ساری توقعات رکھتے ہیں اس پر بھی تھوڑی سی توجہ دینی چاہئے اس کے بعد جناب! ہمارے جو بجٹ میں جو اقلیتوں کی وزارت ہے اس کے محکمہ کو establish کرنے کے لئے کوئی تجویز یا اقدام نہیں کیا گیا ہے اقلیتی وزیر جو ہے صرف گاڑی اور دفتر تک محدود ہو کر رہ گیا ہے اس کی وزارت اور سیکرٹریٹ کے بندوبست کرنے کا میں یہاں درخواست کرتا ہوں۔اس کے علاوہ ایک بجٹ تجویز ہماری اور بھی ہے کہ نئی موٹر سائیکلوں کی رجسٹریشن کے ساتھ لائف ٹائم وہیکل ٹیکس جو کہ ایک ہزار روپیہ ہے سالانہ ساٹھ روپے کے حساب سے

سولہ سترہ سال کا مجموعی طور پر ٹیکس بنتا ہے اس میں پرانی موٹر سائیکلوں کے ٹیکس کی بابت کوئی پالیسی وضع نہیں کی گئی کہ ان کا کیا ہوگا اور دوسری میری ایک تجویز ہے کہ شہری علاقوں میں یا بلوچستان میں جو پندرہ سو مربع فٹ کے جو گھر ہیں ان کو ٹیکس فری کیا گیا ہے میری تجویز یہ ہے کہ اس کو پندرہ سو فٹ کی بجائے اکیس سو ساٹھ فٹ یا دو سو چالیس مربع گز کیا جائے۔ بہت شکریہ (ڈیسک بجائے گئے)

جناب اسپیکر: امبروز جان فرانسس!

امبروز جان فرانسس: شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام سے جو بڑا اور رحم کرنے والا ہے۔

بہت شکریہ جناب اسپیکر! کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا

؎ خواہشیں بڑی کہ ہر خواہش پر دم نکلے۔

اور راہ میں پڑی ہوئی ہر چیز ہماری نہیں ہوسکتی۔ بہت سی مشکلات بھی سامنے آتی ہیں بلوچستان میں صوبائی حکومت کے پاس ڈائریکٹ بل واسطہ ذرائع کی کمی ہے کیونکہ آبادی کا کم ہونا یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس کی وصولیابی بھی آبادی کے تناسب سے ہوتی ہے اس سے جو بجٹ سازی کا جو عمل جاری تھا تو ہم نے وزیر خزانہ سیکرٹری خزانہ کو یہ تجویز دی کہ ہماری ترجیحات جو ہیں وہ تعلیم صحت اور آبنوشی کو ہم سب سے زیادہ ترجیح دیں گے اور اس بجٹ میں یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ سب سے زیادہ تعلیم اور آبنوشی کے لئے بہت زیادہ فنڈز مختص کئے گئے ہیں جب ہم تعلیم کو دیکھتے ہیں تو ہم نے یہ بھی لوگوں سے سنا ہے کہ جو لوگ ترقی کے خواہاں ہیں وہ کہتے ہیں ہم اپنے بچوں کو سوکھی روٹی کھلا کر تعلیم دلوائیں گے یہ ان کا جذبہ ہے اور بہت سے لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم اپنے بچوں کو سونے کا نوالہ کھلایا لیکن وہ بے کار نکلے۔ تو ہمیں ایک کارآمد قوم چاہئے ہمیں ترقی چاہئے ہمیں اپنے عوام کا مستقبل چاہئے جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ہماری مشکلات کیا ہیں کیونکہ ہمارے منرل ہمارے ریسورسز اور جو گیس ہے ان کا بھی جو تمام انتظام ہے وہ وفاق کے زیر انتظام اداروں کے پاس ہے جب ہم ان مشکلات کو دیکھتے ہیں کہ ہمارے وسائل کم ہیں محدود وسائل میں رہتے ہوئے وزیر خزانہ اور وزیر اعلیٰ اور ہماری صوبائی گورنمنٹ نے جو بجٹ پیش کیا ہے میں سمجھتا ہوں اس پر انہیں داد دینی چاہئے۔ کہ محدود وسائل میں رہتے ہوئے بہترین بجٹ اور عوام دوست بجٹ انہوں نے پیش کیا ہے۔

جناب اسپیکر: مہربانی!

امبروز جان فرانسس: جناب! تھوڑا سا مجھے ٹائم دیں ابھی تو کچھ کہا ہی نہیں ہے اور تعلیم کے لحاظ سے جو دو سو نئے پرائمری اسکول اور چھ نئے کالج اور ٹریننگ سینٹرز یہ تعلیم کے لئے دیئے ہیں یہ بہت خوش آئند ہے اور صوبائی ملازمین کی تنخواہ اور پنشن میں جو انہوں نے اضافہ کیا ہے یہ غریب عوام کی خدمت ہے اور صوبائی ملازمین کے یہ جو بیمے کی رقم کو تین گناہ اضافہ کیا ہے میں یہ کہتا چلوں کہ جب کوئی انسان اس دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے اور اس کے گھر کا چولہ بجنے لگتا ہے تو وہاں کرپشن اور جرائم بھی جنم لیتے ہیں تو یہ اس جرائم کو روکنے کے لئے اس کا سد باب ہے تا کہ اس کی بچوں کے لئے تحفظ مل سکے۔ تھوڑا تو مجھے ٹائم دے دیں اتنا زیادہ تو میں نہیں بول رہا ہوں صوبائی حکومت نے گیارہ ہزار نئی اسامیوں کیلئے جو اقدام کئے ہے یہ بھی جرائم کی روک تھام کے لئے ہے اور روزگار فراہم کرنے کے لئے ہے اس پر میں صوبائی گورنمنٹ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے غریب بجٹ پیش کیا اور ساتھ ساتھ یہ کہتا چلوں گا کہ کیوں کہ میں اقلیتی نمائندہ ہوں اقلیتوں کے حوالے سے گو کہ اس بجٹ سے اس کا تعلق نہیں ہے لیکن یہاں میں اس ایوان کے توسط سے یہ کہتا چلوں کہ اقلیتوں کے لئے کبھی بھی کوئی واضع پالیسی مرتب نہیں کی کیونکہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ ہمارے بھی قبرستان ہیں ہمارے اسکول ہیں ہمارے بھی ہسپتال ہیں لیکن وہ کسی کی ملکیت نہیں ہیں وہ کمرشل نہیں ہیں وہ بہتر خدمات انجام دے رہے ہیں ان کے لئے مشکلات بڑھ رہی ہیں ان کے ٹیکس بڑھا دیئے ہیں اور بجلی اور گیس کے بلوں کو کمرشل کئے ہیں میں درخواست کروں گا کہ اس مسئلے کو حل کیا جائے۔ ایک بار پھر میں اپنی صوبائی گورنمنٹ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں شکریہ!

جناب اسپیکر: حافظ حمداللہ! جی۔

حافظ حمداللہ (وزیر صحت): جناب اسپیکر! میں اس وقت تقریر نہیں کر سکتا کچھ بیمار ہوں۔

جناب اسپیکر: جی امبروز جان آپ کیا بول رہے تھے؟

امبروز جان فرانسس: اسمبلی کے آفیسران اور ایم پی اے ہاسٹل کے ملازمین کو بجٹ سیشن میں دو ماہ کی تنخواہ بمعہ الاؤنس دیا جائے میں یہ درخواست کرونگا کہ اس سال بھی وزیر اعلیٰ اور وزیر خزانہ اس دو ماہ کی تنخواہ دینے کا اعلان فرمائیں شکریہ!

جناب اسپیکر: جی حافظ صاحب!

حافظ حمد اللہ (وزیر صحت): جناب اسپیکر! کچھ طبیعت ٹھیک نہیں ہے کل بجٹ پے بولوں گا۔

جناب اسپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس مورخہ ۲۷/ جون ۲۰۰۴ بوقت ساڑھے نو بجے صبح تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اسمبلی کا اجلاس ۶ بجکر ۴۰ منٹ پر مورخہ ۲۷/ جون ۲۰۰۴ بوقت ساڑھے نو بجے صبح تک کے لئے ملتوی ہوگیا۔